حجام (نائی) کے کاروبار کا شرعی حکم

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3042

تاریخ اجراء: 01ربیع الاول1446ھ/06ستمبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ نائی شاپ کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

نائی شاپ (حجام کی دوکان) میں صرف جائز کام کیے جائیں، خلاف شرع امور مثلاً ایک مٹھی سے داڑھی کم کرنا یا بالکل ہی کاٹ دینا وغیرہ سے بالکل اجتناب کیا جائے تو نائی کا کام کرنا، جائز ہے اور اس کی آمدنی بھی جائز و حلال ہے ورنہ جائز نہیں۔

گناہ پر تعاون کرنے سے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ (القرآن، پارہ6، سورۃ المائدۃ، آیت2)

ناجائز کام پر اجارہ کرنے سے متعلق مجمع الانھر میں ہے" لا يجوز أخذ الأجرة على المعاصي (كالغناء، والنوح، والملاهي) لان المعصية لا يتصور استحقاقها بالعقد فلا يجب عليه الأجر، وإن أعطاه الأجر وقبضه لا يحل له ويجب عليه رده على صاحبه" ترجمہ: گناہ کے کاموں پر اجرت لینا جائز نہیں ہے جیسے گانا، نوحہ اور ملاہی یعنی لہو و لعب، اس لیے کہ عقد کی وجہ سے گناہ کے استحقاق کا تصور نہیں کیا جا سکتا، پس اس پر اجرت واجب نہیں ہو گی اور اگر اس نے اس کو اجرت دے دی اور اس نے اس پر قبضہ کر لیا تو اس کے لیے حلال نہ ہو گی اور اس پر اس کے مالک کو لوٹانا واجب ہو گا۔ (مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر، ج02، ص384، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

ناجائز کام کرنے کے بارے میں فتاوی رضویہ میں ہے" ملازمت دو قسم ہے: ایک وہ جس میں خود ناجائز کام کرنا پڑے۔۔۔ ایسی ملازمت خود حرام ہے اگرچہ اس کی تنخواہ خالص مال حلال سے دی جائے، وہ مال حلال بھی اس کے لئے حرام ہے اور مال حرام ہے، تو حرام در حرام۔" (فتاوی رضویہ، ج19، ص515، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net